مشرقی پاکستان کے صوفیائے کرام

وفا راشدی ایم۔اے

مشرقی پاکستان میں جن واصل اللہ بزرگوں نے اسلامی تعلیمات اور دینی رجحانات کو ع
کی غرض سے اپنی زندگی وقف کردی ان میں شیخ المشائخ حضرت شاہ جلال یمنی سلہٹی ا
امتیازی حیثیت رکھتے ہیں۔ حضرت جلالؒ کا بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے بے شمار انسانوں
الحاد، لادینی و اصنام پرستی کی ظلمتوں سے نکالا۔ اور ان کے دلوں کو حق و صداقت کی ضو سے
کیا خصوصاً سلہٹ اور نواح سلہٹ میں پرچم اسلام بلند کرنے کا سہرا حضرت جلال جیسے صاحب
و عظمت بزرگ کے سر ہے سلہٹ میں مبلغ اسلام کی حیثیت سے ان کا پایہ بہت بلند ہ
نے اسلام کی اشاعت کے سلسلے میں بے پناہ کام کیا اپنے ساتھیوں مریدوں عقیدتمندوں اور
کو رشد و ہدایت کی مشعلیں دکھائیں جن کی روشنی میں خدا کے نیک و برگزیدہ بندوں نے آیۃ
کے گمراہ عناصر کو دین حق کی طرف مائل کیا اور راہِ سلوک و معرفت میں رہنمائی کی۔

حضرت جلال کے حالات و کرامات کا تذکرہ مارچ ۶۸ء کے الرحیم کے گزشتہ شمارے میں
چکا ہے۔ حضرت جلال کے ہمراہ تین سو ساٹھ صوفیائے کرام یمن اور دوسرے ممالک سے تشریف
تھے یہ قافلہ سب سے پہلے کفرستان یعنی سابق آسام کے اس حصے میں خیمہ زن ہوئے جسے
کہا جاتا ہے حضرت جلال کی حسب ہدایت یہ اولیائے کرام متعدد جماعتوں میں تقسیم ہو کر مختلف
علاقوں کا دورہ کرتے جہاں جہاں بھی جاتے وہاں وہاں اسلام کا جھنڈا بلند کر دیتے ایسے ہی بزرگ
میں وہ مشائخ دین بھی ہیں جن کا ذکر زیر نظر مضمون میں مقصود ہے۔

حضرت شیخ غریب افغانیؒ حضرت شاہ جلالؒ سلہٹی کے حلقہ بگوشوں میں سے تھے

آپ کے اسم مبارک سے ظاہر ہے آپ کا تعلق افغانستان سے تھا۔ اس لئے اپنے نام کے ساتھ افغانی تحریر فرماتے اور افغانی ہی مشہور ہوئے آپ ایک باعمل عالم اور پکے دیندار تھے علم ظاہری اور علم باطنی دونوں پر مکمل عبور حاصل کیا۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب حضرت شاہ جلال عازم بنگال ہوئے تو سفر کرتے وقت دہلی میں قیام فرمایا وہاں شیخ غریب افغانی سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ آپ حضرت شیخ افغانی کو صاحب علم اور واقف دین دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور آپ کو اپنے حلقۂ ارادت میں شامل کر لیا۔ حضرت شیخ افغانی حضرت جلال کی ذات بابرکات سے اس قدر گرویدہ ہوئے کہ دلی کی خوش حال اور راحت افزا زندگی کو خیرباد کہا۔ پہلے چاٹگام اور بعد میں سلہٹ میں مقیم ہوئے حضرت جلال جہاں بھی تشریف لے گئے وہاں حضرت شیخ غریب افغانی آپ کے ساتھ رہے۔ دین حق کی اشاعت اپنے پیر و مرشد کی خدمت و اطاعت کو اپنا فرض اور مقصود حیات تصور کرتے تھے۔

حضرت شیخ غریب افغانی کا آستانہ تھانہ بالاگنج صدر سلہٹ کے جنوب مشرق جانب تھا۔

حضرت موصوف خوش خلقی اور خلوص و مروت میں یگانۂ روزگار تھے۔ آپ کے اخلاق و اخلاص کا چرچا سلہٹ کے گوشے گوشے میں تھا۔ آپ کے اخلاق حسنہ سے مسلمان تو مسلمان ہندو بھی اس قدر متاثر ہوئے کہ آپ کے ہاتھوں اسلام قبول کیا۔ آپ ان صوفیائے کرام میں سے تھے جنہوں نے زیادہ تر بت پرستوں کی بستیوں میں رشد و ہدایت کی شمع روشن کی اور اصنام پرستوں کے دلوں کو آفتاب توحید و شمع رسالت سے منور کیا۔ ایک جدعو آپ کا اس قدر گرویدہ ہوا کہ اس نے نہ صرف خود اسلام قبول کیا بلکہ سارے افراد خاندان کو کلمہ طیبہ پڑھایا۔ اسکے دل میں خدا اور رسول کی عظمت کا کچھ ایسا سکہ بیٹھا کہ اس نے عبادت الٰہی اور خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی۔ آپ کے بلند کردار اور اسوۂ حسنہ کو دیکھکر اس نے اپنی صاحبزادی کی شادی کا پیغام بھیجا اور آپ نے قبول فرما لیا اور فرمایا۔"

"نومسلم افراد کی حوصلہ افزائی بہت ضروری ہے اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ان کے ہاں شادی بیاہ کا رشتہ استوار کیا جائے اس طرح باہمی ربط و ارتباط اور میل جول سے محبت اور ہمدردی کے جذبات پیدا ہوں گے اور یہی صفات انسانیت کی اعلیٰ قدروں سے عبارت ہیں اس سلوک سے اخلاق و مذہب کا حلقہ بھی وسیع تر ہوتا جائے گا۔"

حضرت شیخ غریب افغانی گبھرو شاہ "کے نام سے مشہور تھے۔

جس مقام میں آپ کا آستانہ تھا وہ مقام "گبروٹیک" کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا کچھ لوگ اس کو "پانچ پیر کا مقام" بھی کہتے تھے۔

حضرت شاہ سید رکن الدین، بھی حضرت سید جلالؒ کے ایک ممتاز مرید تھے آپ نے تبلیغ واشاعت کے سلسلے میں بنگال کے کئی مقامات کی سیر کی آپ کی خدمات پہلے چاٹگام پھر تریپورہ میں ناقابل فراموش ہیں ان حصوں میں آپ کی معرفت و روحانیت کا فیض عام ہوا۔ آپ ایک جماعت کی شکل میں گلی گلی کوچے میں چکر لگاتے اور دین حق کی دعوت دیتے آپ کی جماعت تین سو بہلائے کرام پر مشتمل تھی حضرات کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱۔ شاہ سید تاج الدین

۲۔ شاہ سید بہاء الدین

۳۔ شاہ سید شمس الدین

حضرت شاہ جلال کے مریدوں میں حضرت سید رکن الدین نام کے ایک اور درویش کامل کا سراغ ملتا ہے آپ کی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں آپ نے سلہٹ کے گرد و نواح میں خدمت خلق اور عبادت الٰہی کی ایک ایسی مثال قائم کی کہ آنے والی نسل نے نہ صرف آپ کی پیروی کی بلکہ کئی خاندان دین بھی پیدا ہوئے۔ آپ کے انتقال پر ملال کے بعد فیض و عمل کا چشمہ آپ کے عقیدتمندوں کی کوشش سے جاری رہا۔ آپ کی آبدی آرام گاہ آج بھی سلہٹ میں زیارت گاہ عالم ہے۔

حضرت شیخ کرم محمد شاہ واقف اسرار و رموز تھے۔ آپ نے حضرت شاہ جلال سے بیعت کی۔ مرشد کی خدمت کو اپنے لئے باعث افتخار و مسرت اور وجۂ نجات تصور کرتے تھے۔ حضرت استاد کی صحبت میں رات رات بھر بیٹھے رہتے تھے۔ اور آپ کی اجازت کے بغیر ٹس سے مس نہ ہوتے تھے یہ بات ابتدا کی ہے جب آپ شریعت و حقیقت کے رموز سے آگاہ ہوئے تو آپ کے مرشد نے حکم دیا کہ سورما ندی کے کنارے جو قصبہ اور گاؤں ہیں وہاں رشد و ہدایت کا چراغ جلائیں۔ چنانچہ آپ نے سورما ندی کے کنارے قیام فرمایا۔

آس پاس گھوم پھر کر درس قرآن اور وعظ و نصیحت سے لوگوں کو اللہ و رسول کی راہ میں بلاتے۔ تریتی ندی کے کنارے آپ کی خانقاہ تھی لوگ دور دور سے آپ کی خدمت میں پہنچتے اور آپ کی

ایمان افروز و روح پرور باتوں سے مستفیض ہوتے اس طرح آپ رشد و ہدایت کی ضو فشانی کے قلوب انسانی کو ضو فگن کرتے۔ آپ کی خانقاہ گویا مرکز علم و معرفت بن گیا۔ جس مقام پر آپ کی خانقاہ تھی آپ کے وصال کے بعد لوگوں نے اس کا نام شیخ گھاٹ رکھا۔ آپ کا مزار مبارک اسی جگہ پر ہے اور آپ کی عظمت کی نشان دہی کر رہا ہے۔

حضرت شاہ پتاؒ کے متعلق سلہٹ اور نواح سلہٹ بلکہ بنگال کے بعض حصوں میں مختلف کہانیاں مشہور ہیں۔ آپ حضرت جلال کے ہم عصر اور ہم پلہ بزرگ تھے۔ بعض مورخوں نے آپ کو حضرت جلالؒ کے مرید اور بعض سوانح نگاروں نے حضرت جلالؒ کے بزرگ ہم عصر بتایا ہے یہ امر بہر حال تحقیق طلب ہے۔ آپ کے فیضان اور کرامات و کمالات کے باعث بنگال کے بعض علاقوں کا ماحول خالص اسلامی ماحول کی شکل میں ڈھل گیا۔ آپ شہر سلہٹ کے جنوب مشرقی جانب بھدوشوتر نامی مقام پر اقامت پذیر تھے۔ آج اس مقام کی صورت بدل چکی ہے لیکن ان کی روحانیت اور رشد و ہدایت کی نشانیاں باقی ہیں۔ آپ کے زمانے میں اس مقام کے جنوبی حصے میں کئی بستیاں آباد تھیں اور کئی دکانیں موجود تھیں۔

حضرت شاہ جلال کے ہمراہ جو تین سو ساٹھ اولیائے کرام یمن سے سرزمین بنگال تشریف لائے تھے ان میں ایک حضرت شاہ کالا مجردؒ بھی تھے۔ حضرت جلال نے ان حضرات کو بنگال کے مختلف گوشوں میں اللہ کے احکامات اور رسول کے پیغامات پہنچانے کے لئے بھیجا۔ حضرت شاہ کالا مجردؒ نے اپنی دینی خدمات کے لئے سلہٹ کے جنوبی بھاں گابج کا ناپالی کا انتخاب کیا۔ آپ کا مسکن وہیں تھا جہاں آپ کی خانقاہ تھی۔ اسی جگہ آپ ہوئے آپ کے مزار مبارک کے آس پاس اور کئی مشائخ دین کے مزارات ہیں۔ حضرت شاہ کالاؒ عمر بھر کنوارے رہے اسی لئے آپؒ مجرد مونا بھی کہلاتے تھے۔ جب بھی آپ سے کسی نے شادی کے لئے کہا یہی فرمایا۔

"میں نے دین کے ساتھ شادی کر لی ہے اب کسی اور سے نکاح کی ضرورت نہیں ایک آدمی ایک ہی راستہ اختیار کر سکتا ہے خواہ وہ گھر گرہستی میں سارا وقت صرف کر دے یا اپنے لیل و نہار عبادت و ریاضت سے وابستہ کر لے۔ جس نے رشتۂ محبوبی کا دامن مضبوطی سے تھام لیا اسے رشتۂ دنیاوی میں کوئی مزا نہیں آسکتا۔"

حضرت شیتالانگ شاہ المعروف بہ منشی سلیم محلہ کریم گنج کے گھاٹ پرگنہ کے ایک مقو پانچ ٹھاکر میں مکیں تھے۔ حضرت شیتالانگ شاہ کے مرید بنگال کے مختلف علاقوں میں پھیلے تھے۔ آپ کے تصوف و معرفت کے نغمے بنگال میں عام طور سے سنائے جاتے ہیں۔ مرشدی گیت جن میں ایسے نغمے بھی شامل ہیں جو تصوف و معرفت کے موضوع پر ہوتے ہیں اور جن میں صوفیائے کرام کے کمال کشف و کرامات اور علم و عرفان کا ذکر ہوتا ہے۔

ایسے گیتوں میں آج بھی حضرت شیتالانگ شاہ کا نام سنا جاتا ہے۔

حضرت شاہ رحیم الدین انصاری حضرت شاہ جلال کے حلقۂ طریقت سے تعلق رکھتے تھے آپ کا آستانہ پوب بھاگ جلال پور پرگنہ میں مرجع روحانیت و رحمت تھا۔ آپ نے ساری زندگی اسی مقام پر گزار دی۔ آپ کے متعلق سوانح نگار خاموش ہیں۔

حضرت شاہ جلال کے مریدانِ کرام میں اور تین حضرات کے تذکرے ملتے ہیں ان حضرات کے اسمائے مبارک یہ ہیں۔

حضرت اللہ دی شاہؒ۔ حضرت کمال الدینؒ اور حضرت علاء الدینؒ۔ جب یہ تین سو ساٹھ صوفیائے کرام کا قافلہ بنگال میں خیمہ زن ہوا۔ یہ تینوں حضرات اپنے مرشد کامل حضرت جلالؒ کی ہدایت پر تبلیغی کاموں کے لئے سلہٹ سے پانچ میل دور مغرب کی طرف سورما ندی کے کنارے اقامت پذیر ہوئے اس زمانے میں وہ مقام بالکل ویران و سنسان تھا۔ آپ حضرات کی کوششوں سے وہاں بستیاں آباد ہوئیں۔ زندگی کی ایک لہر دوڑ گئی خانقاہیں اور مسجدیں تعمیر ہوئیں ہر چہار طرف اذان کی آواز سنائی دینے لگی۔ اللہ اکبر کی صدا سے فضا گونج اٹھی۔ یہ علاقہ معیار پج کے نام سے مشہور ہوا۔

حضرت مولانا شرافت علی کی درگاہ مقدس گانگ گل نامی گاؤں پالتوریا پرگنہ واقع ہے۔ آپ نے بانی شارچودھری پائی ڈھاکا کے ممتاز صوفی حضرت سید احمد عسل سے بیعت کی تھی۔ موصوف کی وفات حسرت کے بعد خرقہ خلافت بھی آپ ہی کو سونپا گیا۔

آپ کے ایک اور ساتھی کا ذکر یہاں ناگزیر ہے۔ وہ ہیں حضرت میونگا شاہ آپ کی زندگی بھی خدمت خلق اور خدمت دین کے لئے مخصوص تھی آپ کے بلند کردار اور بے مثال

اخلاق نے بے شمار لوگوں کو اپنا گرویدہ بنالیا۔ آپ کی ذات مرجع خاص و عام تھی۔ خصوصاً غریبوں اور مسکینوں سے بڑی محبت فرماتے تھے۔ عباسنگاہ اسٹیشن سے ایک میل دور شمال مغرب جانب حضرت بھونگا شاہ کی آخری آرام گاہ زیارت گاہ عالم ہے۔

مرثیہ وفات علامہ دوراں مولانا عبدالکریم صاحب کور سلیمانی

از تخیل مولوی محمد بنوی فاضل دیوبند

ابر رحمت بحر حکمت نور حق خلق عظیم
انس خلوت نیک فطرت مالک طبع سلیم
طالب اسرار دین و عالم علم یقین
عارف اصل حقیقت شائق صحبت قدیم
زبدۂ اہل کرامت بندۂ مقبول حق
ذکر گویاں فضل جویاں بر صراط مستقیم
باد نصرت ہردم از کور سلیماں می وزید
خاطر آسودہ شدی از مرض خاطر ہر سقیم
رفت زیں دنیا تو گوئی مرگ دنیا شد پدید
موت عالم در حقیقت رفتن عالم حکیم
چشم گریاں اشک ریزاں از فراق آنجناب
سال رحلت او بگویم نور رخ عبدالکریم

۶۳ ۱۳ھ